بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور اور معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰

قیمت پیشگی سالانہ

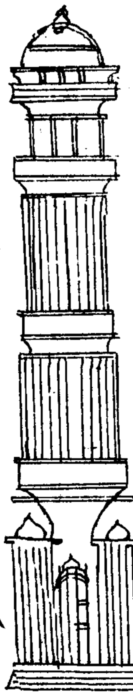
۱۔ عوام سے	(صہ)
۲۔ خواص و معاونین سے	(عہ)
۳۔ ہندوستان سے باہر	(ے ر)
۴۔ غیر مذاہب والوں سے	(۱۲ ر)
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے	(۱۲ ر)

نوٹ ۔ عہ کا سالانہ اضافہ سند جہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی + دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی



قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ — جلد ۱۲

اب اسکی بہت بڑی ضرورت ہے

اس سے پہلے جب میں نے قومی معاملات پر مضامین لکھے ہیں تو قومی اتحاد پر سب سے اول زور دیا ہے۔ اور دراصل یہی بنیادی پتھر کسی قوم کے قوم بننے کا ہے۔ ہماری قوم اس امر میں دوسرے تمام مذاہب اور انکے فرقوں سے ممتاز ہے اسلئے کہ وحدت پیدا کرنے کے جسقدر ذریعے ہیں۔ ان میں سے افضل اور عملی طور پر مفید اور مجرب یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ قوم ایک امام کے نیچے ہو خدا تعالےٰ کا ایک خاص فضل اور احسان ہے کہ ہم نے ایک امام کو جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اصلاح عالم کے لئے مامور ہو کر آیا تھا۔ اپنا امام تسلیم کیا اور ایک عرصہ تک اسکی تربیت میں ہم نے اس فضل اور فیض کو حاصل کیا جو وحدت پر آیا کرتا ہے اب جب کہ وہ خدا تعالےٰ کی مشیت اور منشا کے ماتحت ہم سے جدا ہو گیا ہے یہ وقت امتحان کا وقت تھا اور بدخواہ دشمن آرزومند تھا۔ کہ اسوقت تفرقہ پیدا ہو کر یہ سلسلہ مٹ جائے گا۔ وہ اپنی اس تمنا میں شیطان کی طرح نامراد رہا۔ دراصل اس نے اندازہ کرنے میں غلطی کھائی۔ وہ اس کو محض خیالی یا بناوٹی سلسلہ سمجھتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی فوق الفوق اور دراء الورا طاقت و قدرت نے دکھا دیا تھا۔ کہ یہ درخت اس نے خود لگایا ہے اور وہ آپ اس کا نگہبان اور متولی ہے

بہرحال

خدا تعالےٰ نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اپنی قدرت کا ہاتھ پھر دکھایا اور ہم سب کو ایک واجب الاحترام معالج کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اسے اپنا امام یقین کرنے کی توفیق دی۔ پس ایک ایسی قوم جس کے اندر وحدت کی روح پھونکی جا چکی ہے۔ اور جب کہ خلیفۃ المسیح نے عہد لیا ہو کہ

میں اخوت اور محبت کو بڑہاؤنگا

تو ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم باہمی اخوت اور محبت کے رشتہ کو ایسا مضبوط اور مستحکم کریں کہ انما المؤمنون اخوۃ کا صحیح مضمون ہم پر صادق آجاوے۔

مگر اس سے پیشتر کہ ہم اس سلک میں منسلک ہوں۔ یہ بہت ضروری امر ہے کہ ہم اپنی قوم کے افراد کا پتہ لگا سکیں مجھے اس امر کی ہمیشہ آرزو رہی کہ کل افراد قوم کی باضابطہ مردم شماری ہو جائے۔ میں نے اپنی طاقت کے موافق اس میں سعی کی مختلف اوقات میں تحریکیں کیں اسوقت ان تحریکوں کو انہوں نے ہنسی اور مذاق میں اڑایا۔ میں نے فہرستیں شایع کیں تو بعض نے مجھے تماشا سمجھا اور مجھے نت نئی تجویزیں کرنے والا قرار دیا میں ان باتوں سے گھبرایا نہیں اور نہ ایسے اعتراض سن کر بیزار مانا۔ میں نے اخلاص سے ایک بات کی تھی۔ قوم کی بہتری کے لئے ضرورت وقت سمجھ کر کی تھی۔ آخر میری اس تجویز نے عملی رنگ اختیار کرنا شروع کیا اور وہی تجویز جو الحکم کے کالموں میں ایک وقت نہایت بے پرواہی اور کم توجہی سے دیکھی گئی تھی کہ تحصیل وار اور ضلع وار کمیٹیاں قائم ہوں اور ایک صدر انجمن ہو۔ آج ایک ثمردار درخت کی شکل میں نظر آتی ہے صدر انجمن احمدیہ موجود ہے اسکے ساتھ مختلف ضلع کی شاخیں اور دیہات کی انجمنیں وابستہ ہیں۔ ایسی صورت میں اس سے زیادہ خوشی میرے لئے کیا ہو سکتی ہے اسی طرح پر میں نے بہت زور دیا ہے کہ احمدی افراد کی ایک باضابطہ مردم شماری ہو۔ تاکہ کم از کم ہم ایک صحیح اندازہ پر پہنچیں۔ اور قومی تحریکوں کے لیے ہمیں پورا موقعہ ملے گو یہ کام ایسا ضروری ہے جو میری اپنے رائے میں اسکے مقابلہ میں بعض کئی کام غیر ضروری ہیں۔ اسلئے میں یہاں اپنے احباب کو وہاں صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس فوری کام کی تکمیل کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ آدمی مقرر کر کے

جو کل ہندوستان میں پھر کر باضابطہ نقشے طیار کریں اور تبلیغ کریں۔ جبتک وہ پوری فہرست مکمل نہ کرلیں۔ اس سلسلہ کو جاری رکھا جاوے۔ خواہ اسپر کچھ ہی خرچ ہو۔ اس سے پرہیز نہ کیا جاوے۔ اگر صدر انجمن اس مقصد میں کامیاب ہوگئی۔ تو اس کے پیش با افتادہ کاموں کی تکمیل کے لیے بہت آسانیاں ہوجائیں گی۔

مین صدر انجمن احمدیہ کی خدمت مین یہ بھی آزادی اور دلیری کے ساتھ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ وہ قوم مین اہل الرائے لوگ پیدا کرنے کے لیے اپنے دائرہ کو وسیع کرے۔ تاکہ کام کرنے والے لوگ پیدا ہون اور وہ امر جو چند آدمیون کی رائے تک محدود رہتا ہے۔ وہ بہت سے افراد کی رائے کے نیچے ہو۔ اس کو مین کھولکر کسی دوسرے وقت لکھونگا کیونکہ یہ سوال انجمن کی کانسٹیٹیوشن کے متعلق ہے ہم مین سے کسی کا یہ کام نہین ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے خیالات کو نیک نیتی سے ظاہر کرنے مین ایسی حالت مین پرہیز کرے جب کہ ان کا اثر بھلا یا برا قوم پر پڑ سکتا ہو۔ تبادلہ خیالات ایک ایسی شے ہے جو انسان کو بہت کچھ سکھا سکتی ہے۔

مین اس جملہ معترضہ کی وجہ سے اصل مطلب سے دور جا رہا ہون۔ یا اصل مطلب کی طرف دوڑ چلا گیا۔ اس لیے مین صاف طور پر عرض کرتا ہون کہ اسوقت ضرورت ہے اس امر کی کہ قوم کی مردم شماری کا مناسب انتظام کیا جاوے اور اس کے لیے جو کچھ ہی خرچ ہو۔ اس کی پرواہ نہ کی جاوے۔ ہان اس کام کے لئے موزون آدمیون کا انتخاب بھی انجمن کا بہترین فرض ہو۔

احمدی قوم کے واعظین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے مبلغین اور واعظین کی ایک خاص جماعت کی ضرورت ہو اور یہ ضرورت آج ہی نئی محسوس نہین ہوئی۔ اس سے پہلے سنہ ۱۹۰۵ء مین بھی خادم الحکم مین اس ضرورت پر متعدد مضامین لکھے گئے ہیں مگر تجربہ نے بتایا کہ شاید اس کے لیے وہ وقت مناسب نہ تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضرورت کو محسوس فرمایا۔ اور قوم مین تحریک بھی فرمائی جیسا کہ الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین اشتہار **مفید الاخبار** اس تحریک کی تجدید کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کے ایما اور اشارہ سے چھاپا گیا ہے۔ مگر یہ تحریک طاعون اور بعض دوسری وجوہات کی بنا پر ملتوی ہوتی آئی حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام مین اس تحریک مین پھر حرکت پیدا ہوئی۔ اور حضرت اقدس نے ارادہ فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہون جو اپنی زندگیاں وقف کرین تاکہ انہین اطراف واکناف عالم مین تبلیغ و ہدایت کے لئے بھیجا جاوے ہمارے چند احباب نے ایسے وقف نامے بھیجے جن کی یادداشت اگر مین غلطی نہین کرتا۔ میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب کے پاس ہوگی۔ اب خلیفۃ المسیح نے اس تحریک کو پھر زندہ کیا ہے اور عملی طور پر اس سے کام لینا چاہا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے اقرار بیعت مین اشاعت اسلام کے لئے سعی کو داخل فرمایا ہے۔ اور ہم مین سے ہر فرد جس نے آپکے ہاتھ پر بیعت الطاعت کی ہے۔ اس بات کا پابند ہے۔ کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے کمربستہ ہو اب اشاعت اسلام کے طریق کا سوال قابل غور رہجاتا ہے میری اپنی سمجھ مین اسوقت ہمین دو ضرورتین ہین۔ ایک حفاظت اسلام دوئم اشاعت اسلام۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ حفاظت اسلام کا ذمہ دار خود اللہ العالمین ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

مگر اس حفاظت کے مختلف طریق ہین اور مختلف رنگون مین وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ وہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو عملی اور علمی غلطیون سے اسلام کو پاک کرتا ہے اور اپنے اسوہ اور نمونہ سے اسلام اور اس کی برکات کا ثبوت دیتا ہے یہ سب سے بڑھکر زبردست اور قابل قدر ہے اور دراصل اسلام کی حفاظت اس کی تعلیم پر

عمل سے

یہ ایک ایسا مستحکم اور مستحسن ذریعہ ہے کہ صرف اسی کی تجدید کے لئے اللہ تعالےٰ ہر صدی پر

مجدد بھیجتا ہے

اور یہی ایک غرض تھی۔ جو ہمارا آقا ہمارا محبوب مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا مین آیا اور اپنا کام کرکے ہم سے رخصت ہوا۔ لیکن عمل کے لئے ضرورت ہے علم کی۔ جب تک مسلمان قرآن مجید کے مضامین اور تعلیمات سے واقف نہ ہون۔ انکے اندر عملی قوت کیونکر پیدا ہوسکتی ہے۔ میری اپنی سمجھ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدارج اور اوصاف مین جہان یہ لکھا ہے۔ یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ ... وہان تزکیہ کا طریق یعلمھم الکتب والحکمۃ بھی بتایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت ایک تو ہمین ضرورت ہے۔ حفاظت اسلام کی۔

اسلام پر مختلف مذاہب کے لوگ مختلف طریقون سے حملہ کر رہے ہین۔ اور جہان انہین موقع ملے وہ اسلام کے گلہ مین سے بعض بھیڑون کو پکڑ لیجاتے ہین اور اس طرح پر انہون نے کئی لاکھ کو مرتد اور گمراہ کر دیا ہے اس سے پہلے تو یہ غلطی اسلام کو عیسویت کی ہی طرف سے تھا۔ اب دوسرے مذاہب سکھ اور آریہ بھی اس سے حصہ لینے لگے ہین۔ پس حفاظت اسلام کی تہ ہی مین اشاعت اسلام کا راز مخفی ہے۔ اگر ہم لوگ اپنے نمونون سے اسلام کی خوبیان دکھانے کے قابل ہوسکین تو اسلام کی اشاعت کا سلسلہ خود بخود وسیع ہونے لگیگا۔

مین اصل مطلب کی طرف آکر پھر کہتا ہون کہ واعظین کی ضرورت ہے۔ اور یہ واعظین اپنی علمی اور عملی قابلیت کے لحاظ سے نمونہ ہونے چاہئین اس سے میری مراد یہ ہرگز نہین کہ وہ کسی یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ اور ڈپلوما ہولڈر ہون نہین بلکہ خواہ وہ ایسی ہی کیون نہون لیکن اسلام کے صحیح عقاید سے واقف ہون اور حتی الوسع قرآن کریم کی تعلیم اور ہدایت کے عامل ہون۔ انہین اس بات کا بھی علم ہو کہ مختلف مذاہب کن راہون سے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہین۔ اور یہ امر خدا کے جری اور برگزیدہ بندے حضرت مسیح موعود نے ایسے طور پر کھولدیا ہے۔ کہ اسپر زیادہ لکھنے کی حاجت نہین۔ جو لوگ اس مقصد کے لئے نکل سکتے ہون انکا فرض ہونا چاہیے۔ کہ وہ قادیان مین ایک عرصہ تک رہین اور قادیان میں اس غرض کے لئے ایک ہال (انجمن) ہو جسمین مختلف مضامین مذہب پر غور و فکر کیا جاوے۔ اور انمین مباحث ہون۔ ایسے لوگ جو یہان سے نکلینگے۔ وہ خدا کے فضل سے مفید ثابت ہونگے اور ہان یہ مین کبھی پہلے الحکم مین لکھ آیا ہون کہ ایسے لوگون کو دست خود دہان خود کا مصداق بنا کر روانہ نہین کرنا چاہیے۔ کہ چرخہ چلاو اور اپنا پیٹ پالو بلکہ انجمن ان کے لیے ایک فنڈ قایم کرے اور انکی ضروریات کے تکفل کے لئے راہ نکالے۔ تاکہ وہ

پراگندہ روزی پراگندہ دل

کے مصداق نہ ہون اور قوم مین ذلیل نہ سمجھے جاوین بلکہ انکا ایک وقار اور عظمت ہو قوم جب تک خود انکی قدر نہ کریگی دوسرے کیا کرینگے پس اسی گروہ کے طیار کرنے کے لیے خاص فکر کرنی چاہیئے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہرچند اس زبان مبارک کی باتیں ہمیں سنائی نہیں دیتی ہیں جس پر خدا تعالےٰ کی پاک وحی اپنے اوقات پر جاری ہوتی تھی تاہم ایڈیٹر الحکم کے پاس یادداشتوں کا ایک کافی ذخیرہ ہے جس میں سے وہ اپنے ناظرین کے لئے کم از کم مہینے میں دو بار آپ کے کلمات کا تحفہ پیش کرتا رہیگا۔ جب تک خدا چاہے (ایڈیٹر)

۳ ار اکتوبر ۱۹۰۰ء - آج حضرت اقدس صرف مغرب کی نماز میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ آج میں کنز العمال میں مہدی کی حدیثوں کو دیکھتا تھا۔ ۱۵ حدیثیں ایسی لکھی ہیں کہ جن میں صاف لکھا ہے۔ کہ آتے ہی جنگ وجدال اور قتال شروع کریگا۔ ادھر مار۔ ادھر قتل بس اسکا یہی کام ہوگا۔ **فرمایا** میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کس قسم کی اصلاح ہے۔ حالت تو یہ ہے کہ بعد زمانہ ہی بجائے خود بہت کچھ قابل رحم حالت ہوتی ہے اور اس پر تو ہزاروں فتنے اور آفتیں ہی ہونگی۔ **پھر قتال سے کیا فائدہ؟** خیر آخر میں یہ بھی لکھدیا ہے **لا مہدی الا عیسےٰ**

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات قرآن سے ہی ہے جب ہم اس ترتیب کو دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو رسول اللہ کی زندگی کے دو ہی مقصد بیان فرمائے ہیں۔ تکمیل ہدایت۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت اور اول الذکر تکمیل چھٹے دن یعنے جمعہ کے دن ہوئی جب کہ **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ** نازل ہوئی اور دوسری تکمیل کے لئے بالاتفاق مانا گیا ہے۔ کہ وہ مسیح ابن مریم یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگی۔ سب مفسروں نے بالاتفاق لکھدیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگی۔ اور جیسی پہلی تکمیل چھٹے دن ہوئی۔ تو دوسری تکمیل بھی چھٹے دن ہی ہونی چاہیے تھی۔ اور قرآنی دن ایک ہزار برس کا ہوتا ہے۔ گویا

مسیح موعود چھٹے ہزار میں ہوگا

پھر فرمایا کہ قرآن ہی پڑھنے کے قابل ہے کیونکہ قرآن کے معنے ہی یہ ہیں ضمناً یہ بھی فرمایا کہ آریوں نے قرآن کریم کے نہ سمجھنے سے خیر الماکرین وغیرہ الفاظ پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ خود وید میں اندر کو بڑا مکار لکھتا ہے۔

پھر مہدی کی حدیثوں کی نسبت فرمایا کہ سلطنت کے خیال سے وضع کی گئی ہیں۔

۱۴ ا۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر کیوقت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا کہ آدم عصر کیوقت چھٹے دن پیدا ہوا تھا۔ اسوقت مشتری کا دورہ ختم ہوکر زحل کا شروع ہونیوالا تھا چونکہ زحل کی تاثیرات خونریزی اور سفاکی ہیں۔ اسلئے ملائکہ نے اس خیال سے کہ یہ زحل کی تاثیرات کے اندر پیدا ہوگا۔ یہ کہا اتجعل فیھا من یفسد فیھا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جسطرح انسان ارضی تاثیرات اور بوٹیوں کے خواص سے واقف ہوتا ہے اسطرح پر آسمانی مخلوق آسمانی تاثیرات سے باخبر ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ ایاک نعبد میں جہاں الرب الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کے حسن واحسان کی طرف سے تحریک ہوتی ہے وہاں انسان کی عاجزی اور بے کسی بھی ساتھ ہی محرک ہوتی ہے اور وہ ایاک نستعین کہہ اٹھتا ہے

پھر **فرمایا** دعا بہترین دعا وہ ہوتی ہے۔ جو جامع ہو تمام خیروں کی۔ اور مانع ہو تمام مضرات کی اسلئے انعمت علیہم کی دعا میں آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کے کل منعم علیہم لوگوں کے انعامات کے حصول کی دعا ہے۔ اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں ہر قسم کی مضرتوں سے بچنے کی دعا ہے۔

پھر فرمایا کہ اسلام کی نسبت جو کہتے ہیں کہ تلوار سے پھیلا یہ بالکل غلط ہے اسلام نے تلوار اسوقت تک نہیں اٹھائی۔ جب تک سامنے تلوار نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ جس قسم کے ہتھیاروں سے دشمن اسلام پر حملہ کرے اسی قسم کے ہتھیار استعمال کرو۔ مہدی کے لئے کہتے ہیں۔ کہ آکر تلوار سے کام لیگا۔ یہ صحیح نہیں۔

اب تلوار کہاں ہے جو تلوار نکالی جاوے

پھر افسوس تو یہ ہے کہ باوجودیکہ مسیح ان لوگوں کے مسلمات کو تسلیم کرے گا۔ اور فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اتریگا۔ مگر پھر بھی اس پر کفر کا فتوےٰ دیا جائیگا (جیسا کہ کتابوں سے ثابت ہے) بلکہ ایک شخص اٹھ کر کہدیگا۔ **ان ھذا الرجل غیر دیننا**

آخر میں فرمایا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ ان **دلائل سے باخبر ہوں** - تا کسی محفل میں ان کو شرمندہ نہ ہونا پڑے اور فرمایا کہ میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی اور یعقوب علی اور اور چند دوست ایسی کتابیں سوال وجواب کے طور پر تالیف کریں۔ جو ہمارے مقاصد کو لئے ہوئے ہوں۔ اور مدرسہ میں رائج کی جاویں۔

(یہ نوٹ اب پرانی نوٹ بکوں کے معاینے سے معلوم ہوا اس لئے میں میر محمد سعید صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس حکم کی تعمیل کے لئے سعی کریں۔ اور انشاءاللہ خاکسار بھی توجہ کریگا۔ (ایڈیٹر)

۲۰ - اکتوبر ۱۹۰۰ء - مولوی جمال الدین صاحب جو سید والہ سے تشریف لائے ہوئے تھے ان کے واقعات سنتے رہے اور پھر فرمایا۔ کہ آج میں ایدناہ بروح القدس کی بحث لکھتا تھا۔ اس میں میں نے بتایا ہے کہ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں روح القدس کے فرزند وہ تمام سعادت مند اور راستباز ہیں جن کی نسبت ان عبادی لیس لک علیھم السلطان وارد ہے۔ اور قرآن کریم سے دو قسم کی مخلوق ثابت ہوتی ہے اول وہ جو روح القدس کے فرزند ہیں۔ اور بن باپ پیدا ہونا تو کوئی خصوصیت نہیں۔ دوم شیطان کے فرزند

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر میں علماء سو کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو ان کو جا کر سمجھاوے اور کہے کہ تم کوئی نشان لو اور صدق دل سے دیکھو پھر فرمایا کہ یہ لوگ کم ہی امید ہے کہ رجوع کریں۔ مگر جو **آیندہ ذریت ہوگی وہ ہماری ہی ہوگی۔**

۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۰ء سیر میں بہشت دوزخ کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں خدا تعالےٰ نے یہ ذکر فرمایا ہے وہاں بہشت کے انعامات کے لئے فرمایا۔ عطاءً غیر مجذوذ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو امید ہی نہ رہتی اور مایوسی پیدا ہوتی۔

بہشت کے دوامی انعاموں کو دیکھکر مسرت ہوتی ہے اور دوزخ کے ایک متعین عرصہ تک رہنے سے امید پیدا ہوتی ہے۔ ایک شاعر نے اسکو یوں بیان کیا ہے۔

گویند کہ بحشر جستجو خواہد بود + وآن یار عزیز تندخو خواہد بود
از خیر محض شرے نیاید ہرگز + خوش باش کہ انجام بخیر خواہد بود

پھر **فرمایا** ہمارا ایمان یہی ہے کہ دوزخ میں ایک عرصہ تک آدمی رہیگا۔ پھر نکل آئیگا۔ گویا جن کی اصلاح نبوت سے نہیں ہو سکی۔ ان کی اصلاح دوزخ کرے گا حدیث میں آیا ہے۔ یاتی علیٰ جھنم زمان لیس فیھا احد یعنے جہنم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی متنفس نہیں ہوگا اور نسیم صبا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی۔

معجزات مسیح پر گفتگو کے سلسلہ میں فرمایا۔ کہ معجزات تین قسم کے ہوتے ہیں۔ دعائیہ۔ ارہاصیہ اور قوت قدسیہ کے معجزات۔ ارہاصیہ میں دعا کو دخل نہیں ہوتا۔ قوت قدسیہ کے معجزات ایسے ہوتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں انگلیاں رکھدی تھیں اور لوگ پانی پیتے چلے گئے۔ یا کنوئیں میں لب گرادیا اور اس کا پانی میٹھا ہوگیا مسیح کے معجزات اس قسم کے ہوا کرتے تھے۔ خود ہم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

مختصر نوٹ اور واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الحقیقت دنیا کے لئے ایک ابر رحمت ہو کر آئے تھے اور **شہزادہ امن** کی حیثیت سے آپ نے اپنا کام کیا۔ آخری ایام آپ کے جس مقدس غرض کو پورا کرنے مین بسر ہوئے وہ **پیغام صلح** کی تحریر تھی جس کے ذریعہ آپ ہندو مسلمانون کے درمیان منافرت کے بڑہتے ہوئے سلسلے کو الفت اور محبت سے بدل دینا چاہتے تھے۔ وہ لیکچر لاہور کے ایک بڑے مجمع مین پڑہا گیا اور اس کی ہزارون کاپیان ملک مین شایع کیگئی ہین۔ اور ہزارون شایع ہونگی۔ برادران وطن نے اس پیغام کا کیا جواب دیا۔ ابھی اس کے سننے کے لئے ہمین کچھ عرصہ تک انتظار کرنا چاہیے لیکن چونکہ ہمارے امام و مقتدا کی یہ آخری وصیت ہے اسلئے ہم مین کا ہر ایک فرد اس امر کے لئے کوشش کریگا۔ کہ ہندو مسلمانون مین اتحاد کا سلسلہ وسیع کیا جائے۔ اور یہ اتحاد نفاق کے رنگ مین نہ ہو۔ بلکہ نہایت اخلاص اور وفاداری سے ہو۔ اس لئے وقتاً فوقتاً اس تحریک کو مین تازہ کرتا رہونگا انشاء اللہ

صوبہ بنگال کی کونسل کے دو ہندو ممبرون نے لفٹنٹ گورنر کے حضور اظہار وفاداری کیا۔ اور وائسرائے بہادر نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اسپر ایک مسلمان ہمعصر طعنہ دیتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار ہوتا تو اسے ڈرپوک بزدل وغیرہ کہا جاتا۔ ہماری رائے مین اس قسم کی طعنہ زنی منافرت کو بڑھاتی ہے۔ کیون معزز ہمعصر یہہ نہین سمجھ لیتا کہ صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آ گیا۔ اگر وہی خیالات جو ہم لوگون مین گورنمنٹ کی نسبت پیدا کرنے چاہتے ہین ہماری ہمسایہ قوم کے لیڈر ہمین ہمارے ہمخیال ہو کر سنو رہے ہین تو قابل شکر گذاری ہے اور انہین اپنے بہت قریب سمجھنا چاہئیے۔ نہ یہہ کہ ان کی غلطی یاد کرا کر انہین بھڑکانے کی کوشش کی جاوے آخر ہم اور وہ دونو تابع ہین۔

قومی ضروریات کا احساس جن لوگون مین پیدا ہو وہی قوم کے جسم کے صحیح الحس اعضاء ہین ورنہ دوسرے جو قوم کی درماندہ حالت کو دیکھتے ہین۔ اور ذرا بھی محسوس نہین کرتے۔ ان کا عدم وجود برابر ہے۔ پھر اس احساس مین بھی ایک خاص مرتبہ قابل لحاظ ہے۔ کہ قومی ضروریات کے پورا کرنے مین جو سعی کی جاوے وہ محض اخلاص اور نیت پر مبنی ہو۔ نہ کہ ریا اور نمایش پر۔ آنریبل راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی تعلقہ دار جہانگیر آباد نے جلسہ خطاب کی خوشی مین پچیس ہزار کی لاگت کا ایک بورڈنگ ہوس علیگڈہ کالج مین بنوانا تجویز کیا ہے۔ اس خبر کو تار برقی کے لئے جسقدر شہرت دی گئی ہے۔ وہ اس کی نمایش کے لئے کافی ہے مگر مین تو ایک خوشی کی تقریب پر اظہار خوشی کی اس راہ کو بہت ہی پسند کرتا ہون اس سے دوسرون کو بھی تحریک تو ہوگی کہ ہم اپنی خوشیون کی تقریب پر بجائے فضول اور لغو طریق پر خرچ کرنے کے قومی انسٹیٹیوشنز کو نہ بھولین۔

اسلامی دنیا کا مطلع سخت غبار آلود اور کدر ہو رہا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک بلند مینار پر کھڑا ہو کر نیچے نگاہ کرے۔ تو اس کو اسلامی دنیا مین خونی منظر نظر آئیگا۔ جو لوگ اخبار پڑھنے کے عادی ہین انہین معلوم ہے۔ کہ مراکش۔ مقدونیہ۔ یمن اور ایران کی حالت آج کل کیا ہو رہی ہے اور یورپی سلطنتین ان اسلامی ممالک مین ایک یا دوسری وجہ سے رسوخ اور اقتدار پیدا کرنا چاہتے ہین۔ مگر مسلمان ہین کہ وہ اپنے نفع نقصان کو نہ سوچکر خانہ جنگیون پر تلے ہوئے ہین مین سمجھتا ہون کہ اس گھر کو جلا دینے کے لئے گھر ہی کا چراغ کافی ہوگا۔ آہ! مسلمانون کی یہ حالت اور پستی سخت دکھ دینے والی ہے مگر اسکا علاج کیا ہے؟ اگر کوئی علاج ہے تو وہ ایک ہی ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

اگر اسی علاج سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو یہ رہا سہا نام و نشان مٹ جائیگا

بمبئی کی ملون کے مزدوران نے فساد کر دیا۔ جسکا اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فساد مسٹر بال گنگادھر تلک سے اظہار ہمدردی کے لئے ہوا ہے جس ملک مین ایسے خیرخواہ اینڈ لیڈر رہتے ہون اس کی بدنصیبی مین کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہہ بھی کوئی ہمدردی کا طریق ہے کہ اپنی اور اپنے ہمسایون کی جان خطرہ مین ڈالی جاوے۔ اس قسم کی وحشیانہ حرکات قیام امن کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کرتی ہین کہ وہ سختی سے نوٹس لے۔

بنگہ کے راجہ صاحب نے کہتری ہائی سکول بنارس کے لئے دس لاکھ روپیہ کا عظیم عطیہ مرحمت کیا ہے اور اس کے علاوہ عمارت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ سوائے کہتری قوم کے اور کسی قوم کے لڑکے اس سکول مین تعلیم نہ پا سکین گے۔ اس قسم کی حد بندیان اور قیودہی ہندو مسلمانون مین نفرت پھیلانے کا ذریعہ ہوتی ہین تعلیم کے معاملے مین بھی اگر ہم اکٹھے نہین ہو سکتے تو پھر باہمی اتحاد اور اتفاق کی تعلیم اور خیال محض ایک بیہودہ بات ہوگی۔ تعلیمی کالجین اگر ہندو مسلمانون کی کوششین متحد ہون تو مین سمجھتا ہون کہ بہت سارہ پیہ دونون قومون کا بچ سکتا ہے اور وہ قومی بھلائی کی دوسری تجاویز پر صرف ہو سکتا ہے اگر کہتری قوم کے سربرآوردہ اصحاب راجہ صاحب بنگہ کی اس تجویز کی اصلاح کے لئے کوئی میموریل بھیج سکین۔ تو ان کی ایسی ساعی ملک مین اتحادی نکتہ خیالی سے نہایت قابل قدر ہونگی۔ اور اگر اس قسم کی تفریق معمولی اور مشترکہ کامون مین بھی جایز رکھی جاسکتی ہے۔ تو پھر دوسرون سے یہ توقع کیون کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مساوات کے اصول برتین۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

لاہور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے ہیڈ کلرک اور محرر کو معقول انعام دلوایا ہے۔ کہ انہون نے رشوت دینے والون کو گرفتار کرا دیا۔ رشوت ستانی کے بڑہتے ہوئے رواج کو روکنے کے لئے یہ عمدہ ذریعہ ہے مگر بعض رشوتیں ایسے طور پر لی جاتی ہین۔ کہ سب جانتے ہین اور وہ بڑی سنگین ہوتی ہین۔ مثلاً سرکاری مالیہ جب خزانہ مین داخل ہوتا ہے تو خزانچی صاحب فی نمبردار ایک روپیہ کم ازکم ضرور لے لیتے ہین۔ ورنہ نمبردارون کو عجیب مشکلات پیش آتے ہین۔ اور یہہ ہر فصل پر لیا جاتا ہے۔ اب اسکا تدارک اور انسداد ہو۔ تو کیونکر ہو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ نمبردار معرفت وہ روپیہ بذریعہ ڈاکخانہ روانہ کرین۔ اور اسکا کمیشن سرکار ادا کرے۔ تب امید ہے کہ یہ رشوت یا اسکا کچھ اور نام رکھو۔ بند ہو۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور مین چار ہزار گاؤن ہے اگر فی گاؤن ایک نمبردار ہی فرض کر لیا جاوے تو سمجھ لو۔ کہ ۱۶ ہزار روپیہ سالانہ نمبرداران کو نذرانے مین دینا پڑتا ہے۔ بہر حال رشوت ستانی کا انسداد بھی بہت ضروری امر ہے جو گورنمنٹ اور اہل ملک کے لئے یکسان قابل لحاظ ہے۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ نے حال مین ایک عجیب اور قابل قدر سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ ریاست کی نئی لیجسلیو کونسل مین صرف وہ لوگ ممبری کے لئے امیدوار ہو سکین گے جو ذات پات کے قیود توڑ کر ہر شخص سے مصافحہ کر سکین۔ مہاراجہ بڑودہ کے حکمران کی روشن ضمیری اس سے پہلے ہی قابل تعریف ہے۔ وہ اپنی ریاست مین جو کام کر رہے ہین۔ وہ ان کے ہمعصرون کے لئے واجب التقلید ہین۔ اس آزاد خیال اور وسعت حوصلے سے امید ہے کہ ہندو مسلمانون اور دوسرے لوگون مین ایک قسم کا سوشل اتحاد پیدا ہوگا۔ اور اسکے خوشگوار ثمرات قابل قدر ہونگے۔ کیا دوسرے رئیس اسی نظر سے کوئی فائدہ اٹھائینگے اور کم ازکم ہمارے برادران وطن ہندو اس قسم کے سوشل تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے قدم بڑھائین گے؟

معزز ہمعصر البشیر نے پیغام صلح کا وہ حصہ جو ہم عصر بدر

نے شایع کیا تھا۔ اپنے کالمون مین چھاپ کر اپنی وسعت حوصلہ کا ثبوت دیا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ ہمعصر مذکور نے مسلمانون کے اس طریق کو سخت ناپسند کیا ہے جو انہون نے حضرت اقدس کی وفات کے بعد ظاہر کیا۔ ایسا ہی اسنے **پرکاش** کے ایک سخت بیہودہ اور قابل نفرت مضمون پر اسکا جواب اپنے ایک مضمون نگار کی طرف سے چھاپ کر ہمین شکرگذاری کا موقعہ دیا ہے ورنہ بہت سے ہمعصرون کی تنگ خیالیان قابل افسوس ہین۔

وکیل لکھتا ہے۔ کہ یورپین اندازے کے مطابق چین کی اسلامی آبادی ساڑھے تین کروڑ نفوس کی ہے ولایتی اخبارات متعجب ہین کہ وہان اسلام اپنی پوری طاقت سے بڑھ رہا ہے گو لباس اور طرز ماند و بود مین چینی مسلمان اپنی دیگر ہمسایہ قومون سے مختلف نہین ہین۔ مگر بہادری۔ استقلال اور اخوت و اتحاد کے لحاظ سے وہ مسلمانان ہند سے بالکل مختلف ہین۔ ہندوستان اور چین کے مسلمانون کو دیکھکر ایک سیاح ان کو کبھی ایک مذہب کا پیرو ماننے کے لئے طیار نہ ہوگا۔ وہان بہت سے مسلمان طلباء ہر سال صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے انگلستان اور دیگر ممالک مین بھیجے جاتے ہین اگرچہ چین مین افیون نوشی کا بہت رواج ہے مگر چینی مسلمان افیون کا استعمال بالکل نہین کرتا۔ بلکہ تمباکو کو بھی شراب کی طرح حرام جانتا ہے:۔

ملک مین کیا ہو رہا ہے

چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی؟ ہندوستان کی سنجات اور آزادی کے خواہشمند کے خواب دیکھنے والے جو حرکات بم سازی اور بم اندازی کی کر رہے ہین۔ اس سے کبھی بھی محب ملک و قوم کو ہمدردی نہین ہوسکتی۔ بنگال مین جو راز سرکاری گروہ نے کہولے ہین۔ انپر نظر کرتے ہوئے بے اختیار اس گروہ کو **ملک کے لئے لعنت** کہنا پڑتا ہے۔ وہ انسانیت کے جامے سے نکل کر خونخوار درندے اور ڈاکو ثابت ہوئے ہین۔ جن طریقون سے روپیہ جمع کرنے کی تجویزین کی گئین۔ کیا انہین معلوم کر کے کوئی صائب الرائے خوش ہوسکتا ہے؟ کیا ڈاکوؤن اور راہزنون سے امید ہوسکتی ہے کہ وہ انصاف و اعتدال کی میزان ہاتھ مین لین گے؟ اس سے بھی بڑھکر جو قابل توجہ امر اس تحقیقات مین ظاہر ہوا ہے۔ وہ بعض سنجیدہ مزاج ملازمین کا تعلق ہر

اور اس سے بڑھکر نمک حرامی کیا ہوگی۔ مذناپور مین ایک سب انسپکٹر پولیس کی تلاشی ہوئی۔ اور اس کے گھر سے بم کا گولہ نکلا۔ اور ایک فہرست قومی والنٹیرون کی ملی جسمین اسکا نام بھی درج تھا۔ اہل ملک کا فرض ہے کہ وہ متفق ہوکر اس محنت سے اپنے ملک کو بچائین اور ان لوگون سے احتراز کرین۔ جو احسان فراموش اور غدار ہین۔

> باخویشتن چہ کردی کہ باماکنی نظری
> حقا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

مسٹر تلک کالے پانی بھیجے گئے اوپر کے نوٹ کی سیاہی ابھی ختم نہین ہونے پائی تھی کہ مسٹر تلک کی سزایابی کی خبر موصول ہوئی۔ یہ خبر بظاہر سخت رنجدہ ہے۔ مسٹر تلک پر تین الزام ثابت ہوئے۔ اور انہین چھ سال قید۔ اور ایک ہزار روپیہ جرمانے کی سزا ہوئی۔ اور ملزم کی عمر اور ملک کے امن و امان کا لحاظ کر کے عدالت نے عبور دریائے شور کی سزا تجویز کی۔ مسٹر تلک کی سزایابی پر افسوس ہے کاش وہ اپنی لیاقت اور قابلیت سے کوئی ایسا کام کرتا۔ جو اس کے اور اس کے پیروؤن کے حق مین مفید ہوتا۔

مسٹر تلک کی اس سزایابی پر سوگ کر کے صوفی انبا پرشاد۔ اجیت سنگھ اور لال چند فلک نے فقیری لباس پہن لیا۔ اس حرکت سے ملک اور اہل ملک کو کیا حاصل؟ کیون یہ لوگ ایسی حرکات کرتے ہین۔ جو اہل وطن کے لئے کچھ بھی مفید نہین:۔

رسالہ تشحیذ الاذہان یہ رسالہ جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الرشید سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی ایڈیٹری سے نکلتا ہے اور اس کی اشاعت کی غرض جہان اسلام کی صداقت کو ظاہر کرنا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقانیت کو ذہن نشین کرنا ہے۔ وہان یہ بھی ہے۔ کہ اپنی قوم کے نوجوانون کو خدمت اسلام کے لئے آمادہ کیا جاوے۔ اور انہین تحریری اور تقریری طور پر اسلام کی حقانیت کے اظہار کی جرأت دلائی جاوے۔ یہ رسالہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہین اور نہ کسی کو اس کی آمدنی سے ذاتی تعلق ہے۔ اسلئے اس قسم کے رسالہ کی اشاعت کثرت سے ہونی چاہئے حضرت حجۃ اللہ کی وفات پر صاحبزادہ صاحب نے جو

زبردست آرٹیکل مخالفین کے اعتراضون کے جواب مین لکھا ہے وہ قابل دید ہے۔ رسالہ کے لئے مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان کے نام درخواست کرو۔ یہ رسالہ ماہوار شایع ہوتا ہے۔ اسکا حجم ۴۰ صفحے ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف عہ

سب انسپکٹر بھیرہ بھیرہ ضلع شاہ پور کو معلوم ہوتا ہے وہان کے احمدیون سے کوئی خاص دشمنی ہے۔ میرے پاس اس کی طویل شکایت پہنچی ہے کہ اسنے وہان کے احمدیونکو بلا کر سخت وسست کہنے کے علاوہ ایسی دھمکیان دی ہین۔ جو اس قابل نہین کہ ان پر پرواہ نش لیا جاوے۔ واقعات کی تصدیق کے لئے ان شکایات کو فی الحال اشاعت سے روکا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ شکایات درست نہین۔ تو کچھ شک نہین۔ کہ سب انسپکٹر صاحب کو جواب دینا پڑیگا۔ دراصل ایسے لوگ جو مذہبی تعصب کے زہریلے اثر کے نیچے ہوتے ہین (وہ خواہ کسی قوم اور فرقہ کے ہون)۔ سخت خطرناک ہوتے ہین۔ احمدی قوم ملک بھر مین امن پسند اور بے ضرر قوم ہے مگر اسکے غریب افراد کو ایک متعصب سب انسپکٹر اس طرح پر ستاتا ہے۔ کہ وہ بھی آخر شکایت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہین۔ معاملہ کی اہمیت اور میرا قومی فرض مجھے مجبور کرتا ہے کہ واقعات کو روز روشن لا کر انسپکٹر جنرل پولیس کے سامنے رکھون اسلئے مین ان شکایات کو بعد تصدیق درج اخبار کرونگا۔ لیکن اتنا کہدینا بھی مناسب نہین ہے کہ کیا شاہ پور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب بہادر ایسے شخص کو بھیرہ مین رکھنا پسند فرماوینگے جو مذہبی تعصب اور مخالفت کی وجہ سے ایک غریب اور کمزور فرقہ کو ستانا اپنا فرض سمجھ کر بہتر ہو سب انسپکٹر صاحب ہی اپنا رویہ بدلدین۔ اور وہ اپنے فرض منصبی کے مقابلہ مین مذہبی اختلاف کی پرواہ نہ کرین۔

گورنمنٹ کے سررشتہ تار کے جدید انتظام کے رو سے قرار پایا ہے کہ اتوار کے روز اور سرکاری تعطیلات کو ڈیفرڈ قسم کا کوئی پیغام قبول نہین کیا جاویگا۔ اور بعض درجہ دوم کے سٹیشنون پر جہان کام تھوڑا ہے رات کو پیغام تار قبول نہین کرینگے ایسے مقامات کی فہرست عنقریب شایع کی جائے گی:۔

کابل کی خبر ہے کہ امیر صاحب سرنا نے وہان ایک کارخانہ پارچہ بافی کا جاری کرتا ہے ہین۔ اور اگر یہ چلگیا۔ تو واقعی معقول فائدہ ہوگا۔ افغانستان مین اون بافراط میسر آتی ہے اور اسکی مقدار ہندوستان مین لائی جاتی ہے پہلے سال اُن کی قیمت سستی تھی۔ اسباعث قندہار مین ذخیرے بھرے ہوئے ہین بہرحال یہ کارخانہ مفید ثابت ہوگا:۔

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

بشپ لیفرائے انڈیا کی بےچینی پر

بشپ لیفرائے کے نام سے الحکم کے اخبار خوان دنیا خوب واقف ہیں یہ وہی بشپ صاحب ہیں جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعدد مرتبہ زک اٹھانی پڑی۔ آخر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے جب مقابلہ کی دعوت کی تو آپ نے باوصفیکہ انگریزی اور دینی پریس نے انہیں غیرت دلائی۔ گریز کیا۔ آجکل آپ لنڈن میں وارد ہیں۔ اور ایک کانفرنس میں شریک ہیں جہاں دنیا کے تمام انگریز بشپ جمع ہیں بشپ لیفرائے نے اپنی تقریر کے دوران میں انڈیا کی بےچینی پر گفتگو کرتے ہوئے جو رائے دی ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم اور اثر نے مشرقی مذاہب اور معابد کی بنیاد کو ہندوستان میں کھوکھلا کر دیا ہے اور چرچ کے لئے موقعہ ہے کہ ہندوستان کو عیسائی کرے۔ بشپ صاحب کا مذہبی پال کے ارگن کے سامنے اس قسم کی تقریر کرنا کوئی انوکھی بات نہیں ہمارے صوبہ کے کسی زمانہ کے لاٹ صاحب ینگ نام نے لنڈن میں کئی سال گذرے۔ ہندوستانی وفاداری کی ایک ہی صورت بتائی تھی۔ کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ اب بشپ لیفرائے ہندوستان کی بےچینی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ گویا لوگ عیسائی ہونے کو آمادہ ہیں۔ اس خوش فہمی کی جسقدر داد دیجاوے وہ کم ہے کیا موجودہ ایجی ٹیشن کی حالت انگریزوں اور ان کے مذہب سے نفرت کا سبق دیتی ہے یا الفت کا واقعات خود ثابت کر دیں گے کہ بشپ لیفرائے کی رائے کو کیا درجہ دینا چاہیے اور اس کی اصابت کے لئے گذشتہ دس سال کا تجربہ اچھا معیار ہے۔

تاریخ مذاہب کی کانفرنس

یہہ زمانہ جد و جہد اور کانفرنسوں کا زمانہ ہے۔ یورپ میں باوجودیکہ مذہب کی طرف سے پوری بےپرواہی برتی جاتی ہے۔ اور دن بدن مذہب انحطاط کی طرف جا رہا ہے پھر اواخر ستمبر میں ایک کانفرنس بمقام اوکسفورڈ ہونیوالی ہے اور دنیا کے مختلف حصوں سے اس مضمون کے متعلق تقریباً ایکسو کاغذات پڑھے جائیں گے یہ کانفرنس ایک وسیع پیمانہ پر ہوگی اور برطانیہ کی یونیورسٹی میں مطالعہ مذہب کے متعلق کانگریس خاص طور پر مدد دیگی۔ یہ حالات اسلام کے لئے بہت خوش کن ہیں کیونکہ جسقدر مذاہب کی تحقیق کا شوق بڑھے گا۔ اسی قدر اسلام کی خوبیاں اور صداقت ظاہر ہوگی۔

عیسائی یونیورسٹی

کی نسبت جو عرصہ سے زیر تجویز تھی طے پا گیا ہے۔ کہ سیرامپور (بنگال) میں قایم کی جائے بپٹسٹ مشن (کلکتہ) جو ہندوستان میں قدیم ترین مسیحی مشن ہے۔ اس تجویز کا اصلی مرکز ہے کیونکہ پیشتر سے اسی مشن کا ایک کالج وہاں موجود تھا۔ اب یہی کالج ۲۵ لاکھ کے صرف سے یونیورسٹی کے درجہ تک صعود کر جائیگا۔ اور تمام صرف انگلستان کے مشن سے موصول ہوگا۔

ہمارا لکھنوی معاصر ہندوستانی لکھتا ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قیام کا مقصد حقیقی مسیحی مذہب کے الہیات کی تعلیم ہے عام تعلیم ضمناً ہوگی۔ اور اسکی ڈگریاں بدستور بنگال یونیورسٹی سے حاصل کی جائینگی۔ پس جب ایک محض مذہبی یونیورسٹی کے لئے موجودہ مسیحی انگلستان ۲۵ لاکھ دینے کے لئے قدم بڑھاتا ہوا نظر آتا ہے تو پھر اس سرگرمی کے بعد کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یورپ میں مسیحی مذہب کا جوش روبہ تنزل ہے؟"

مگر ہم کو حیرت ہے کہ ہمارے ذی علم اور وسیع النظر دوست نے نتیجہ نکالتے ہوئے ایسی عاجلانہ رائے کیونکر قایم کی۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ سامنے کی ہر موجود شے ہر منور آنکھ کو یکساں نظر آئیگی؟ اگر سچ ہے تو ہم اپنے دوست کو اس سوال پر توجہ دلانے کی تکلیف دیتے ہیں کہ کیا وہ سینکڑوں تصنیفات ان ہزاروں مضامین اور ان بیسیوں پبلک کمیشنوں سے بےخبر ہے جو ہم کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ یورپ میں ایک مسیحی طاقت کو ایک ایسا زرین خول تسلیم کر لیں۔ جسکے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر بےخبر نہیں ہے تو صرف ۲۵ لاکھ کی اعانت کی خبر سنکر اسقدر گھبرا کیوں گیا ہے؟

مسیحیت

اب ایک ایسے جسم سے زیادہ نہیں جو ایک مدت کی زندگی بسر کر لینے کے بعد اپنی آخری گھڑیوں کی سسکیاں لیکر ایک عبرت کا پایدار اثر دلوں پر چھوڑ جانیوالا ہے۔ ہمارے معاصر کو چاہیے کہ بالخصوص فرانس اور جرمنی کی حالت پر نظر ڈالے یورپ کہتے ہوئے اس غلطی میں نہ پڑ جائے کہ اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے صرف انگلستان کا آئینہ ہی کافی ہے مثل سپان۔ پروڈن کیون فلامارین اور بالخصوص اگسٹ کونٹ کی تصنیفات اور مقالات کا مطالعہ تبلا سکتا ہے کہ یورپ کی دیت اور جدید الکشافات علمیہ سے انیس سو برس کا کسی زمانہ میں طاقتور مذہبی دیوتا کس درجہ مضروب ہوا ہے۔ آخر الذکر مصنف اپنی ایک تصنیف میں جو نظام سیاست کے موضوع پر بمطابقت فلسفہ حسی مرتب کی گئی ہے لکھتا ہے۔ کہ

"کچھ نہیں یہ ایک دردانگیز رنج ہے جس میں ہم عالم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مذہب کی ہمیں سب سے پہلے اپنی سوسائٹی کے عین وسط میں حقارت کی اور کہاں کہاں سے نکال دو۔ اخلاق اعلی کو مذہب کا نتیجہ قرار دینا گویا بالکل کسی تھیئیٹر کا فرادیہ ایکٹ ہو۔ مگر ہم اس جمہوری خیال سے بالکل استغنا کے ساتھ چشم پوشی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جس ہلی چیز کی تم حقارت کر چکے ہو۔ وہ روما کے ایک قدیم خیال کی بموجب اس امر کا صاف شگون ہے۔ کہ عنقریب چیز ہی تم سے آجکل میں رخصت ہو جانیوالی ہے۔" (دیکھئے اخلاق حقیقی)

یورپ میں تو مذہب نے ایک عجیب کشمکش اور الجھاؤ پیدا کر رکھا ہے دنیا جانتی ہے کہ جب تک یورپ مسیحیت کے دام میں رہا۔ جہالت کے دیو کی پرچھیاں کہاں کہاں پھیلتی رہیں۔ لیکن جوں ہی آفتاب علم طلوع ہوا اور استبداد و شخصیت کے ساتھ ارباب مذہب کی غلامی سے نجات پائی معاً ایک ایسا نیا دور شروع ہو گیا جسکی نظیر ادوار قدیمہ میں نہیں مل سکتی اب تو یورپ جس میں انگلستان بھی داخل ہے۔ مذہب کو سوسائٹی کے عام تہذیبی قوانین کی طرح برتتا ہے اسکے شاندار گرجے خوبصورت عورتوں سے بھری ہوئی گیلریاں اور آرگن کی دلفریب آواز بلاشبہ اثر انگیز ہوتی ہیں۔ مگر یہ سب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مذہب و اخلاق کی جب کبھی حکومت ہوتی ہے۔ تو دل پر ہوتی ہے۔ کشادہ سڑکوں پر رومی طرز عمارت کو یاد دلانے والے کلیسا پر نہیں ہوتی۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ مسیحیت تو علم و عقل کا ساتھ دے ہی نہیں سکتی بائیبل کی تعلیم کو جو شخص بیسویں صدی میں موثر سمجھتا ہے اس کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو کلیلہ و دمنہ کے اخلاقی قصص کو موجودہ زمانہ میں حقیقی اور اصلی معنی دینے کے لئے طیار نظر آئے۔ اور اسکو بیان واقعہ سمجھے۔ (و. جمیل)

عیسائیت کی ترقی کی نئی سبیل

امریکن بیر کلیسیا نے عیسائیت کی ترقی اور گرجاؤں کی رونق بڑھانے کے لئے ایک جدید سکیم تجویز کی ہے۔ اور وہ ایسی قابل شرم ہے کہ اس کا ذکر بھی نامناسب ہوتا لیکن یہ دکھانے کے لئے کہ عیسویت کے حاملان تابوت کی حالت کس درجہ تک گر گئی ہے اس خبر کا لکھدینا ضروری ہے۔ شکاگو کے گرجا میں خفیہ بارہ کے کمرے بنا لئے گئے ہیں۔ پر تکلف پردہ نظر فریب ہیں دیکھا اور بے اختیار جی چاہا کہ اندرونی لطف حاصل کئے جائیں۔ اندرونی آراستگی اور بھی غضب ہے۔ انمیں دھیمی روشنی بجلی کی ہلکا رنگ لئے ہوئے ہے۔ کہ حسن و عشق کے راز و نیاز کی رازدار ہے۔ بیر کلیسیا کا یہ خیال ہے۔ کہ یہی لگاؤ نوجوان کو کلیسیا لا سکتا ہے۔ خلوت کے کمرے رہبری کریں گے۔ کہ وہ کلیسیا کے فرائض ادا کرنے کے خوگر ہوتے جائیں جب عبادت سے گھبرا گئے تو مجازی کیفیت سے طبیعت کو تازگی بخشیں کیا یہ شرمناک طریق عیسائی گرجوں کی رونق بڑھائیگا یا انکو بالکل [illegible] کر دے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ کفارہ مسیح پر ایمان ہو تو عیسائی مذہب کی رو سے گناہ ہی نہیں رہ سکتا پھر کیوں وہ گرجوں کو اس مقصد کے لئے کام میں نہ لائیں۔ شرم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

از دفتر سکرٹری نمبر ۱۳۴۴ مورخہ ۲۱۔جولائی ۱۹۰۸ء۔ نمبر رسید
بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاع

چوہدری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا اخلاص ہے یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے۔ مگر منجملہ انکے چوہدری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش ہے۔ کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ یہ رخصت کے ایام ضایع نہ ہو جاوین ان مین کوئی دینی خدمت ہو جائے۔ اسوجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ مین بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے انکی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ دیگر اضلاع مین بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کرین۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے بمعہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائلپور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاءاللہ تعالے دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرماوین گے اس دورہ مین سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدس کی یادگار مین قایم ہوگا۔ اور اسکے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کرینگے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے امداد سلسلہ کرنی چاہیے۔
اسکے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان سے خصوصاً انجمنہاے احمدیہ کی خدمت مین درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کی مدد کرین اور اگر ضرورت ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کردین جس سے انہین سہولت ہو۔

خلیفہ رشید الدین

خوشخبری

میری نہایت ہی مکرم اور عزیز بھائی شیخ غلام احمد صاحب نومسلم[۱] کے نام سے الحکم کی اخبار خوان دنیا واقف ہے یہ ایک غیور اور متدین احمدی مسلمان ہین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخصاحب کے متعلق جو قابل رشک رائے ظاہر فرمائی تھی وہ شایع ہو چکی ہے۔ شیخ صاحب اپنی زندگی اشاعت سلسلہ مین خرچ کرنا چاہتے ہین انہون نے حضرت اقدس کی زندگی ہی مین تبلیغ کے لئے سفر کیا تھا۔ اب وہ بہت جلد پھر اسی مقصد کے لئے سفر کرنا چاہتے ہین احباب ان کو اس غرض کے لئے جہان ز وہ پہنچین۔ مدد دین انکے لئے ایسے مکان کا انتظام کردین جہان وہ لیکچر دے سکین +

آخر قادیان نوٹیفائڈ ایریا قرار دیا گیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ لالہ شرمپت رائے اور مرزا نظام الدین صاحب اسکے ممبر قرار پائے ۲۱۔جولائی ۱۹۰۸ء کو اسکا پہلا اجلاس بہ صدارت جناب ملک قادربخش صاحب تحصیلدار بٹالہ قادیان مین ہوا۔ چند ابتدائی اور ضروری امور طے پائے۔ آیندہ رقبہ مشتہرہ ہونے کی حیثیت سے قادیان کی عام حالت مین کیا تبدیلی ہوگی واقعات سے معلوم ہوگا مگر اس مین شک نہین۔ کہ قادیان کی عام حالت صفائی اب سے بہتر صورت پیدا کریگی اور گلی کوچون مین پختہ فرش لگایا جاویگا۔ نالیون کی اصلاح ہوگی۔ اور عام روشنی کا انتظام ہوگا۔ ملک صاحب ایک بیدار مغز اور بااخلاق انسان ہین۔ اپنے فرایض اور نازک ذمہ داریون کو ادا کرتے ہوئے رعایا کی بہتری اور بھلائی کا خیال ان کے مدنظر رہتا ہے +

۲۰۔جولائی ۱۹۰۸ء کو کنور رگھبیر سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا، ای۔ اے سی گورداسپور دورہ کی تقریب پر آئے ہوئے ڈلہ سے قادیان تشریف لائے۔ کنور صاحب کپورتھلہ سٹیٹ کی رائل فیملی سے تعلق رکھتے ہین اور مذہباً عیسائی ہین۔ وہ ایک شریف اور تعلیم یافتہ نوجوان ہین۔ خیالات سنجیدہ اور طبیعت ملنسار ہے فی الحقیقت اس قسم کے عہدہ دار رعایا کے لئے بہترین حاکم ہوتے ہین۔ مین فی الحال اس سے زیادہ انکی نسبت کچھ نہین کہہ سکتا۔ آپنے مدرسہ تعلیم الاسلام اور سلسلہ کی دوسری انسٹیٹیوشنز کو نہایت شوق اور دلچسپی سے دیکھا۔ اور بزرگان ملت خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت محظوظ ہوئے۔

دو مفید رسالے

رسالہ ثبوت واجب الوجود۔ اللہ تعالی کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا لطیف اور فلسفیانہ جواب جس مین آریہ سماج کے بعض اصولون کی حقیقت بھی کھول کر بتائی ہے۔ قیمت ۲؍
رسالہ تدبیر۔ اسمین مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی ہے اور تدبیر کے اور تقدیر کے فلسفہ پر بحث کی ہے۔ قیمت ۲؍ دونون رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور سے ...

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ اور درس قرآن مجید اور درس حدیث شریف کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت اور متعلقین کی صحت کی خبر خوشی کا موجب ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گرمی کی تعطیلات کے بعد ۱۸۔جولائی ۱۹۰۸ء کو کھل گیا ہے۔ طالب علم آگئے ہین اور آ رہے ہین۔ مدرسہ دینیہ کی سکیم اور اس کے اجرا کا سوال مجلس کے سامنے ہے۔

۴۔ بارش اچھی ہوگئی ہے۔ اور ابھی بادل گھرے ہوئے ہین

۵۔ فاضل امروہی امروہہ مین تبلیغ کر رہے ہین آپکے ہمراہ حافظ احمد اللہ خان اور مولوی محبوب الرحمان بنارسی بھی ہین۔ وہان آپکے پر زور خطبے ہوئے۔ اور مخالفین پر اتمام حجت ہوا +

قادیان مین ہوس ٹیکس

چونکہ قادیان نوٹی فائڈ ایریا قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اخراجات ضروریہ کے لئے باشندگان پر ہوس ٹیکس لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے قادیان کے رہنے والون مین ایک گھبراہٹ پائی جاتی ہے ہوس ٹیکس اگرچہ اول اول جب یہان نوٹی فائڈ ایریا کی تجویز کی گئی تھی تو باشندگان کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ اخراجات مد صفائی و روشنی و حفاظت وغیرہ کے پورا کرنے کے لئے ہوس ٹیکس لگانا پڑے گا۔ اور ہوس ٹیکس کا مفہوم بھی بتا دیا گیا تھا۔ اسوقت باشندگان نے منظور کیا تھا چنانچہ مسل مین یہ امر صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جہان تک مجھے باشندگان قادیان کے خیالات معلوم کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور مختلف فرقون کے سرکردہ آدمیون نے مجھے بیان کیا ہے۔ نفس ہوس ٹیکس کے ان فوائد کے مقابلہ مین جو ان کو پہنچانے مقصود بتائے گئے ہین برا نہین سمجھتے۔ لیکن جس طرز پر یہ تشخیص ہوئی ہے اس کے متعلق انہین اعتراض ہے۔ اور یہ اعتراض ایک حد تک معقول اور مضبوط ہے ہوس ٹیکس کی جو فہرست منظور ہوکر آئی ہے معلوم نہین۔ وہ کس وقت طیار ہوئی۔ اور مرتب کس نے کی؟ اتنا تو بہر حال کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب قادیان

---

[۱] ذیل کے مقامات کا دورہ کرین گے۔ امرتسر۔ مجلانوالہ۔ جالندہر۔ بنگہ۔ کریام۔ کاٹھ گڑہ۔ راہون۔ لدہیانہ۔ مالیرکوٹلہ۔ نابہہ۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ سہارنپور۔ دیوبند۔ مظفرنگر۔ میرٹھ۔ دہلی۔ شاہجہانپور۔ رام پور۔ بریلی

کے نوٹیفائیڈ ایریا قرار دئے جانے کی ابتدائی تجاویز کے وقت یہ فہرست طیار ہوئی ہوگی۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب کہ قادیان میں طاعون کا حملہ نہیں ہوا تھا۔ اور فہرست قیاسی طور پر طیار کی گئی ہوگی۔ پس عقل باور نہیں کرتی کہ اتنے سال پیشتر کی طیار شدہ فہرست اب کیونکر کار آمد ہو سکتی ہے اس فہرست میں بعض ایسے لوگوں کے نام درج ہیں جو فوت ہو چکے ہیں۔ اب ان کا ہوس ٹیکس کہاں سے وصول کیا جاوے۔ ہوس ٹیکس جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے مکانات پر ہونا چاہئے۔ نہ کہ حیثیت کے پہلو سے لگایا جاوے لیکن اگر حیثیت کا سوال ہی زیر نظر ہو تو اس لحاظ سے بھی یہ فہرست نامکمل اور قابل ترمیم ہے بعض ایسے لوگ جو چوکیدارہ بھی بمشکل دے سکتے تھے تو ان پر ہوس ٹیکس کے کئی روپیہ لگا دئے گئے ہیں اس سے لوگوں میں بے چینی اور گھبراہٹ پھیلے گی میں اس نوٹیفائیڈ ایریا کا موید اور محرک ہوں۔ لیکن میری نظر میں ہوس ٹیکس کی فہرست از سر نو مرتب اور مکمل ہونی چاہئے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جناب ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ جو رعایا کے فیلنگس کو پورے طور پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور جن کی شرافت اور وسعت اخلاق کے تمام لوگ مداح ہیں۔ میری اس تحریر پر توجہ فرمائیں گے جو قادیان کے باشندوں کے خیالات کا اظہار ہے ملک صاحب بمشورہ دیگر معزز ممبران یہ رپورٹ کر سکتے ہیں کہ چونکہ اس فہرست کو مرتب ہوئے کئی سال گذرے ہیں اور بعض آدمی اس میں سے فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے اسکی ترمیم کی ضرورت ہے۔ اور جدید فہرست مرتب کر کے بھیجدی جاوے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سفارش کر کے منظوری کے لئے اوپر بھیجدیں گے اس طرح پر قادیان کی پبلک کو بہت کچھ شکر گذاری کا موقعہ ملے گا۔ میں اس امید کے ساتھ اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں کہ جیسا ابتدا میں شروع سے الحکم کی تجاویز اور تحریروں پر نوٹس لیا گیا تھا اس کو بھی قابل التفات سمجھ کر پورا نوٹس لیا جاویگا۔

الحکم کا آئندہ رنگ

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اگرچہ الحکم کے مقاصد اور اغراض میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن میں یہ یقین کرنے کے وجوہات رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مقاصد کا دائرہ اور تکمیل اغراض کا احاطہ وسیع ہو گیا ہے اس سے پہلے لوگوں کی خواہش اور غرض حضرت اقدس کے ملفوظات آپ کے ارشادات اور خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کے پڑھنے اور سننے کے لئے محدود تھی۔ لیکن اب جہاں ان مضامین کا سلسلہ گویا بند ہو گیا ہے وہاں اس امر کی ضرورت پیش آ گئی ہے کہ اخبار جو قوم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور فی الواقع ایک طاقت ہیں ان سے وہی کام لیا جاوے جس کے لئے وہ وضع ہوئے ہیں۔ اسلئے میں وقتاً فوقتاً الحکم کے ذریعہ قومی ضروریات اور قومی کاموں پر رائے زنی کرنے کی ضرورت سمجھونگا اور قوم کو۔ ان کی مفید یا مضر پہلوؤں سے بخیال خود آگاہ کرنے کی سعی کرونگا۔ انشاء اللہ العزیز اسکے یہ معنے نہیں ہونے چاہئیں کہ جو رائے ایڈیٹر اخبار ظاہر کرے اسے قطعی اور یقینی سمجھ لیا جاوے۔ اسلئے کہ یہ عزت اور یہ فخر صرف صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے کو حاصل ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ آپ کے حکم کو بلا عذر تسلیم اور واجب التعمیل سمجھیں۔ الا قومی مشترکہ کاموں پر ہر ایک کو اسکی بہتری کے پہلوؤں پر غور کرنی چاہئے۔ اگر ہم اپنے پیش پا افتادہ ضروریات پر غور نہیں کریں گے اور قوم کو ان کے مفاد اور مضار پہلوؤں سے آگاہ نہ کریں گے۔ تو شاید اپنے مقصد سے دور رہیں گے قوم میں آزادی رائے کی قوت پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور اس بات کی کبھی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ کہ مخالف کیا کہتے ہیں۔ پس اخبار الحکم کے آئندہ رنگ میں ناظرین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق قومی پالیکس کے مضامین کا اکثر حصہ پائیں گے۔ جس کی ضرورت اب اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی ہے۔

سرپرستانِ الحکم کے نام

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو کر دوسری ششماہی کا بھی ایک مہینہ گذرنے کو ہے لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک اخبار کے سرپرستوں کا بہت بڑا حصہ اخبار کی واجب الادا قیمت کا دینا دار ہے۔ ایسے تغافل اور تساہل کا اثر جو کچھ اخبار کی حالت پر پڑ سکتا ہے۔ وہ ایک نمایاں بات ہے گذشتہ جون کے آخر میں کچھ اسی قسم کی دقتوں نے منہ دکھلایا۔ اسپر ہی کہا جاتا ہے۔ کہ اخبار کی روانگی میں تاخیر ہوتی ہے۔ یا بعض وقت اشاعت ہی ملتوی ہوتی ہے میں ایک عرصہ سے ایسی تحریکوں کے نہ کرنے کا عادی ہو چلا ہوں۔ اشاعت ذیل کے لحاظ سے گویا اخبار کا سال ختم ہو چکا۔ مگر ابھی تک بہت سے دوستوں کا اس کی قیمت کے ادا کرنے کی طرف توجہ نہ کرنا حیرت ناک امر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اخبار کے کاروبار کو پھر اپنے ہاتھ میں لوں۔ اور ماتحت عملہ پر ہی اس کا بوجھ نہ رہنے دوں۔ اسلئے اگر میرے محترم ناظرین اور سرپرست جنہوں نے ہمیشہ اپنے قومی خادم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور اسکی تحریروں پر شکریہ اور مسرت کے خطوط بھیجکر اسے جوش دلایا ہے وہ میری اس تحریر پر توجہ فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ذمہ کی واجب الادا رقوم کو فوراً ادا کر دیں۔ اور سلسلہ کے بھیجے ہوئے وی۔ پی۔ وصول کر کے مجھے شکر گذاری کا موقع دیں اور کام کے کرنے کے لئے فرصت اور فراغت کا باعث بنیں لیکن اگر انہوں نے عدم توجہی سے کام لیا۔ تو یاد رہے کہ وہ اس غفلت کے نتیجے کے لئے خود جوابدہ ہونگے اگر ایک قومی دیرینہ خادم کو کسی قسم کا نقصان مالی مشکلات کی وجہ سے ہوا۔ تو اس کے ذمہ دار بہر حال وہ آپ ہیں۔ ایسا ہی میں ان سے جو میری تحریروں کے قدر دان اور میری خدمات کے معترف ہیں۔ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں ہر ایک ان میں سے کم از کم دو خریدار پیشگی قیمت دینے والے مہیا کر کے مجھے شکر گذاری کا موقع دیں ترسیل وی پی کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اور جن احباب کے ذمے سال ہا سال کا بقایا ہے۔ اور ان میں سے بعض کے نام اخبار بند کیا گیا ہے اگر وہ از خود توجہ نہ فرمائیں گے۔ تو میں مجبور ہونگا کہ بعض کرمفرماؤں کے ذریعے انہیں توجہ دلاؤں۔ آخر میں مجھے امید ہے کہ مزید یاد دہانی کی حاجت نہ ہوگی۔ میرے معاونین اسوقت اپنی توجہ سے میرا ساتھ دیں۔ حسبی اللہ نعم المولیٰ و نعم الوکیل

(یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

اظہار رائے مدت سے کئی رسالے اور کتابیں ریویو کیلئے آئی ہوئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں لکھ سکا اب انشاء اللہ جلد تر ان پر کچھ نہ کچھ لکھونگا۔

دیو سماج کا عبد الغفور اور آریہ سماج کا دھرمپال اس نام کا ایک رسالہ دیو سماج کی طرف سے مضمون آریہ دھرمپال کے ان رسالوں کے جواب میں شائع کیا گیا ہے جو اس نے اگنی آسمانی گور وغیرہ ناموں سے دیو سماج پر گندے اور ناپاک حملے کرنے کے لئے شائع کئے تھے۔ اس رسالہ دھرمپال کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا ہے اور نہایت متانت اور شرافت کے ساتھ اسکی اپنی ہی تحریروں کی بناء پر بتایا ہے وہ کس سپرٹ کا انسان ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب سچ مچ ایک نصیحت بخش مطالعہ اور نتیجہ خیز مقابلہ ہے۔ اسکی قیمت ۲ ہے اور دیو سماج آفس لاہور سے ملے گی

پرماتما اور آتما یہ کتاب ایک انگریزی تالیف کا ترجمہ ہے جسکو برہم سماج لاہور نے چھاپ کر شائع کیا ہے۔ کتاب اچھے کاغذ پر خوبصورت چھاپی گئی ہے اور مفت قیمت پر منیجر برہم پرچارک لاہور کے نام درخواست کرنے پر ملے گی۔

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا۔